

### مہنگائی چند ماہ میں دگنی، اسٹیٹ بینک کی رپورٹ

اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے نئے مالی سال میں دگنی مہنگائی بڑھنے کی پیش گوئی اپنی تازہ ترین رپورٹ میں کی ہے۔ نئی حکومت کے برسر اقتدار آتے ہی مہنگائی کا ایک طوفان آیا ہے، ڈالر کو جیسے پر لگ گئے ہیں، روپے کی قدر روز بروز گرتی جا رہی ہے۔ ایک طرف غیر ملکی قرضوں کا بوجھ اور ان کی بروقت ادائیگی کا مسئلہ درپیش ہے تو دوسری جانب آئی ایم ایف کے پاس جانے، ناجانے کے حوالے سے گو گو کی کیفیت ہے۔ جس کی وجہ سے اسٹاک ایکسچینج مندی کا شکار ہے۔ گیس کی قیمت، درآمدی ڈیوٹی اور ایکسائز ڈیوٹی میں اضافے سے مہنگائی بڑھی ہے اور تمام میکسیمز کا بوجھ براہ راست عوام پر منتقل ہو گیا ہے، جو ایک انتہائی پریشان کن صورتحال ہے۔ خام تیل کی قیمت بڑھنے اور روپے کی بے قدری سے مہنگائی میں اضافے تو ہوا ہی ہے۔ اسٹیٹ بینک کی رپورٹ کے مطابق مالی سال 2018-19 میں معاشی ترقی کی شرح نمو کے لیے 6.2 فیصد کا ہدف پورا نہیں ہوگا۔ معاشی ترقی کی شرح نمو 4.7 فیصد سے 5.2 فیصد تک رہنے کی توقع ہے۔ دوسری جانب وفاقی وزیر خزانہ اسد عمر کا کہنا ہے کہ پاکستان منی لانڈرنگ و میراژم فنائنگ کی روک تھام کے لیے تمام ضروری اقدامات اٹھائے گا۔ لیکن عوام کے لیے مکمل ریلیف کی کوئی کھڑکی نہیں کھلتی، مسائل کا انبار لگا ہوا ہے، حل کی کوئی نہ کوئی صورت نکلتی چاہیے۔ الفاظ کا ہیر پھیر، فیصلوں میں ناچنگلی حکومتی سطح پر اجلاس پر اجلاس ہو رہے ہیں، کمیٹیاں بنائی جا رہی ہیں، لیکن معاشی صورتحال گہڑتی جا رہی ہے اور نتیجہ ابھی تک صفر ہے، بیرونی سرمایہ کاری تو درکنار ملکی سطح پر صنعت و حرفت کی حالت بھی دگرگوں ہوئی ہے۔ فٹریز انڈسٹری بند ہونے سے سولہ لاکھ افراد کی بے روزگاری کا خدشہ ہے جو کہ انتہائی غریب طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا سمیت دیگر انڈسٹریز بھی بحرانی کیفیت سے دوچار ہیں۔ کرپشن کے ناسور کا بھی تاحال کوئی شافی علاج دریافت نہیں ہو سکا ہے کیونکہ ہمارا قانونی نظام احتساب میں بڑی رکاوٹ ہے، احتساب کے فیصلے پہلے ہائیکورٹ اور پھر سپریم کورٹ میں جاتے ہیں، کیسز برسوں چلتے ہیں اور اس وقت تک حکومتیں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ اشیائے خورد و نوش، گیس، بجلی، سی این جی اور پیٹرول کی قیمتوں کے مضر اثرات براہ راست عوام پر مرتب ہو رہے ہیں اور ان کے روزگار و کاروبار کے مسائل پیدا ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ مہنگائی کے سیلاب کو روکنے کے لیے حکومت کو بند باندھنا پڑے گا، ورنہ سب کچھ خس و خاشاک کی طرح بہہ جائے گا۔